روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۶۵ | جمعرات ۱۰- جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ '۲۵- نبوت ۷۲ ۱۳ھش '۲۵- نومبر ۱۹۹۳ء

تمہاری ہر حرکت خدا کے لئے ہو جائے

"اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ قدم آگے بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خود اپنا مربّی بننے کی صلاحیت اختیار کرنے سے ہی ہم دنیا کے مربّی بنائے جا سکتے ہیں

ہمیں لازماً بیدار مغزی سے غیراللہ سے تعلق توڑ کر خدا کی طرف جانا ہوگا

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ یکم اخاء ۷۲ ۱۳ھش (یکم اکتوبر ۱۹۹۳ء) کا مکمل متن۔

(خطبہ کا یہ مکمل متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"پیشتر اس سے کہ میں اس آیت کریمہ کے مضمون پر روشنی ڈالوں اور گزشتہ خطبہ کے تعلق میں مضمون کو آگے بڑھاؤں۔ اجتماعات اور جلسوں سے متعلق ایک اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ یہ رواج کیونکہ اب عام ہوتا جا رہا ہے کہ خطبوں کا آغاز اجتماعات کے ذکر سے ہو اس لئے وہ جماعتیں جو اب اجتماعات منعقد کرنے والی ہیں ان کی طرف سے درخواستیں آتی رہتی ہیں اور ہم ان کو جمعہ وار مرتب کر رہے ہیں تاکہ جس حد تک بھی ممکن ہو ان کا ذکر خیر چل پڑے تو ان کو بھی خوشی ہو گی اور وہ محسوس کریں گے کہ ہم بھی اس خطبہ میں گویا موجود ہیں اور حاضر ہیں اور سب دنیا میں ایسے اجتماعات کی تحریک بھی ہوتی رہے گی تو وقت کے لحاظ سے (اللہ نے چاہا تو) جب تک توفیق ہے اس وقت تک یہ ذکر چلتا رہے گا۔

مجلس انصار اللہ ضلع راولپنڈی اور مجالس خدام الاحمدیہ ضلع اوکاڑہ اور ضلع رحیم یار خان کے سالانہ اجتماعات ۳۰- ستمبر سے شروع ہیں اور آج اختتام پذیر ہوں گے یعنی کل سے شروع ہو کر آج ختم ہونے والے ہیں۔

ضلع قصور کی تینوں ذیلی تنظیموں انصار' خدام اور لجنہ کے سالانہ اجتماعات آج یکم اکتوبر کو منعقد ہو رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ ماریشس کا جلسہ سالانہ یکم سے تین اکتوبر تک منعقد ہو رہا ہے۔ جماعت احمدیہ فرانس اپنا تیسرا جلسہ سالانہ دو' تین اکتوبر کو منعقد کر رہی ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ ھالینڈ کا سالانہ اجتماع کل دو کو شروع ہو کر تین اکتوبر تک رہے گا۔

لجنہ ہندوستان کے ماہ اکتوبر میں مختلف صوبوں میں اپنے اپنے صوبائی اجتماعات منعقد ہو رہے ہیں۔ پہلے ایک مرکزی اجتماع ہوا کرتا تھا لیکن چونکہ ملک پھیلا ہوا ہے اور بعض علاقوں میں جماعتیں بہت غریب ہیں۔ ان کے لئے ممکن نہیں ہوتا تھا کہ سب قادیان اکٹھی ہو سکیں۔ قادیان جلسہ سالانہ پر اکٹھے ہو جاتے ہیں اور اجتماعات صوبائی صورت اختیار کر گئے ہیں کہ ہر صوبہ کا اجتماع الگ ہوتا ہے تو صدر صاحبہ لجنہ صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ نے لکھا ہے کہ ان سب اجتماعات میں ان کو دعاؤں میں یاد رکھا جائے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کوریا کا سالانہ اجتماع یکم اور دو اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ کوریا میں اللہ کے فضل سے ایک دو سال سے نئی جماعت قائم ہوئی ہے اور بعض باہمت نوجوانوں نے یہ عہد کر رکھا ہے کہ ہم خود ہی اس جماعت کو قائم کریں گے اور خود ہی مشن کا انتظام کریں گے۔ جو عہد کر کے گئے تھے ان بیچاروں نے پہلے تو بہت خدمت کی مگر مالی حالات نے پھر اجازت نہ دی۔ اب ان کے بدلے کچھ اور خدام وہاں پہنچ گئے ہیں اور جاپان کی مجلس یا جماعت ہر طرح سے ان کی سرپرستی کرتی ہے اور ان کی مدد کرتی ہے۔ پس اس اجتماع میں رونق پیدا کرنے کے لئے جماعت جاپان سے بھی آٹھ خدام شرکت کے لئے کوریا تشریف لے گئے ہیں۔

ایسی دعائیں کریں جو آسمان پر مقبول ٹھہریں

جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ پیغام تو سب کے لئے پیغام واحد ہی ہے لیکن اس موقع پر اتنا یاد کرا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ گزشتہ عالمی بیعت کے بعد جو جلسہ یو۔ کے پر ہوئی تھی جماعت میں (دعوت الی اللہ) کا ایک نیا ولولہ پیدا ہو چکا ہے اور ہر جگہ سے یہ خبر مل رہی ہے کہ وہ علاقے جو بیعت کروانے میں پیچھے رہ گئے تھے وہ بڑے جوش اور ولولے کے ساتھ نئے ارادے باندھ رہے ہیں کہ ہم بھی (اللہ نے چاہا تو) آئندہ سالانہ بیعت میں بھرپور حصہ لیں گے اور جہاں خدا کے فضل سے کامیابیاں ملی تھیں ان کی طرف سے بعض جگہوں سے تو یہ اطلاع مل رہی ہے کہ ہم دگنا نہیں بلکہ کئی گنا زیادہ پھل حاصل کرنے کی اب کوشش کریں گے اور دوگنا کرنے کے ارادے تو عام مل رہے ہیں۔ اس لئے ساری جماعت دعاؤں میں بھی شامل ہو اور تمام ذیلی تنظیمیں خصوصیت کے ساتھ اپنے اپنے دائرہ میں بھی کام کریں اور جماعت کے اجتماعی منصوبے میں بھی ان کی مددگار ہوں۔ جہاں جماعت کا اجتماعی منصوبہ چل رہا ہو وہاں ذیلی تنظیموں کا الگ (منصوبہ) بنانے کا کوئی حق نہیں رہتا۔ وہاں ہر ذیلی تنظیم کا ممبر خواہ عورت ہو' مرد ہو' بچہ ہو وہ جماعت کی مجموعی حیثیت میں شامل ہو کر فرد جماعت کے طور پر کام کرتا ہے اور جہاں نظام جماعت اجازت دیتا ہے کہ اپنے دائرہ میں کچھ اچھے کام الگ کرو تاکہ خصوصی جوش اور خصوصی توجہ کے ساتھ ایک خاص حلقے میں کام آگے بڑھے تو وہاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ- پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

یہ بہت ہی مستحسن بات ہے۔ پس عمومی نظام جماعت کا احترام رکھتے ہوئے اپنے دائرہ کار کے اندر جہاں تک آپ کو اجازت اور توفیق ہے آپ بھی اس کام کو آگے بڑھانے کی کوشش کریں اور یاد رکھیں کہ جب ہم پھل کی بات کرتے ہیں تو پھل تو آسمان سے ملتا ہے زمین پر کوشش ہوتی ہے۔ پس آپ کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوگی جب تک آپ غیر معمولی طور پر دعائیں کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل نہ مانگیں آسمان ہی سے پانی اترتا ہے خواہ وہ زمین ہی سے اٹھتا ہو لیکن صاف شفاف حالت میں بخارات کی صورت میں چڑھتا ہے اور زمین کے گند چھوڑ جاتا ہے۔ یہی حال دعاؤں کا ہے۔ وہ دعائیں ہی ہیں جو آسمان کا پانی بن کر اترا کرتی ہیں اور وہی دعائیں مقبول ہوتی ہیں جو انسان کی دنیوی آلودگی سے پاک ہو کر خالصۃً للہ بخارات کی شکل میں اٹھتی ہیں اور وہی ہیں جو آسمان سے اللہ کی رحمتوں کا پانی بن کر برستا ہے اور اسی سے پھل لگتے ہیں۔ پس ضروری ہوا کہ ہم کوششیں تو بہرحال کریں لیکن پھلوں کی توقع اللہ سے رکھیں اور ایسی دعائیں کریں جو آسمان پر مقبول ٹھہریں اور ہم پر اللہ کے فضل بن کر برسیں۔ پس آپ سب کے لئے یہ پیغام واحد ہے۔

اللہ سے انسانی روح کا جوڑ اب میں اس مضمون کی طرف واپس آتا ہوں جو گزشتہ (خطبہ) میں چل رہا تھا۔ میں نے اس آیت کی تلاوت کے بعد کہ (-----) ہم نے ہر چیز کا جوڑا پیدا کیا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو (-----) نصیحت کیا ہے (-----) اللہ کی طرف دوڑو (-----) میں تمہیں اس کی طرف سے کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں۔ (-----) خدا کے بعد کسی اور کو معبود نہ بنا بیٹھنا۔ خدا کے سوا کسی اور کو معبود نہ بنانا (-----) میں اللہ کی طرف سے تمہارے لئے ڈرانے والا ہوں۔ یہ گزارش کی تھی کہ جوڑے تو دنیا میں بہت ہیں۔ خدا کے سوا ہر چیز جوڑا جوڑا ہی ہے لیکن اللہ کے ساتھ انسانی روح کا جو تعلق ہے وہ خدا تعالیٰ سے آخری جوڑ ہے۔ اس مضمون کے تعلق میں اب میں نے ایک ایسی آیت کی تلاوت کی ہے جو اسی مضمون پر روشنی ڈالتی ہے اور ایک غلط فہمی کا ازالہ کرتی ہے۔ جوڑے کے مضمون میں خدا تعالیٰ کی طرف دوڑنے سے کسی کو یہ وہم پیدا ہو سکتا ہے کہ (اللہ پناہ دے) اللہ ہمارا جوڑا ہے۔ خدا سے جوڑ ہونا اور بات ہے لیکن خدا کا جوڑا ہونا بالکل اور بات ہے۔ چنانچہ یہ آیت کریمہ جس کی میں نے تلاوت کی ہے یہ جوڑے کا مضمون بیان کر کے اس وہم کو دور فرماتی ہے کہ خدا کا بھی کوئی جوڑا ہو سکتا ہے۔ فرمایا (-----) وہ زمین و آسمان کو پیدا کرنے والا ہے۔ (-----) اس نے تمہارے جوڑے تم ہی میں سے پیدا کئے ہیں۔

جوڑوں کا مضمون ایک ہی قسم کے نفوس سے باہم تعلق کو چاہتا ہے۔ جب نفوس ایک ذات سے تعلق رکھتے ہوں تو جوڑے بن سکتے ہیں ورنہ کوئی جوڑا نہیں بن سکتا جیسا کہ قرآن کریم میں دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-----) کہ خدا کا بیٹا ہو کیسے سکتا ہے (-----) اس کی کوئی صاحبہ نہیں ہے۔ پس جہاں بیٹے کا مفہوم ہو گا وہاں صاحبہ کا مفہوم بھی آجائیگا۔ جہاں جوڑے کا مفہوم ہو گا وہاں مذکر اور مونث کا مضمون بھی ذہن میں آجاتا ہے۔ ایک جوڑے کی ایک قسم اور ایک جوڑے کی دوسری قسم۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے نفوس میں سے تمہیں جوڑے بنایا (-----) تاکہ وہ تمہاری پرورش کا انتظام کرے۔ تمہاری نشوونما کا انتظام کرے۔ بیج سے جس طرح ان صفات کی پرورش ہوتی ہے جن کو بیج لئے ہوئے ہوتا ہے اور اس نوع کے پودوں کی نشوونما ہوتی ہے جس سے وہ بیج بنتا ہے۔ جہاں تک خدا کی ذات کا تعلق ہے فرمایا (-----) اس جیسی کوئی چیز نہیں تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر اس جیسی کوئی چیز نہیں تو پھر خدا فروا الی اللہ کا حکم کیوں دیتا ہے اور دوسری جگہ اس مضمون کو اور آگے بڑھاتے ہوئے فرماتا ہے کہ (----) کہ اللہ کی فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا فرمایا ہے۔ ناس کو پیدا فرمایا ہے۔ ایک طرف یہ بیان کہ خدا جیسا کوئی نہیں اور دوسری طرف یہ بیان کہ خدا نے اپنی فطرت پر سب کو پیدا کیا ہے۔ اس مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے بعض احادیث بھی آپ کے سامنے رکھوں گا لیکن میں بنیادی طور پر یہ تضاد دور کرنا چاہتا ہوں جو بعض ذہنوں میں خلش پیدا کر سکتا ہے کہ یہاں کچھ کہا جا رہا ہے وہاں کچھ کہا جا رہا ہے۔ ایک جگہ فرمایا کہ تم سب جوڑے جوڑے ہو پس اللہ کی طرف دوڑو حالانکہ انسان تو اپنے جوڑے کی طرف دوڑا کرتا ہے تو کیا بات ہے۔ جب اس کا جوڑا ہی کوئی نہیں تو اس کی طرف کوئی دوڑے ہی کیوں؟ پھر دوسری جگہ فرمایا (-----) اس جیسی تو کوئی مثل نہیں۔ جب اس جیسی مثل ہی کوئی نہیں تو غیر مثل کا اس سے جوڑ کیا ہوا اور پھر فرمایا کہ (-----) اللہ کی فطرت ہے اللہ کا مزاج ہے جس پر خدا تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا فرمایا ہے۔ "فطرۃ اللہ" والی جو یہ آیت ہے اس نے کئی ذہنوں میں خلش پیدا کی اور کئی ترجمہ کرنے والوں نے اس کے مختلف ترجمے کئے تاکہ اس تصور سے نجات پالیں کہ گویا خدا نے کسی کو واقعۃً اپنی فطرت پر پیدا کیا اور ترجموں کی یہ کوشش عربی کے دائرے کے اندر رہی ہے۔ اس کے مخالف نہیں رہی یعنی عربی اجازت دیتی ہے کہ ایسے ترجمے کئے جائیں کہ جن سے یہ ظاہر نہ ہو کہ خدا کی فطرت پر انسان کو پیدا فرمایا گیا ہے بلکہ یہ ترجمہ کیا جائے کہ وہ فطرت جو اللہ نے پیدا کی ہے یعنی دنیا میں جس کو نیچر Nature کہتے ہیں جو خدا نے پیدا فرمائی ہے اس پر انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ یہ ترجمہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے غلط نہیں ہے کیونکہ عربی الفاظ اس کے متحمل ہیں لیکن میں آپ کو نمایاں طور پر جو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ ترجمہ بھی درست بلکہ اول ہے کہ اللہ نے اپنی فطرت پر انسان کو پیدا فرمایا ہے لیکن اس کا مطلب کیا ہے۔ پھر لیس کمثلہ والا مضمون کہاں چلا گیا؟

ہر خالق کی اپنی تخلیق پر چھاپ بات یہ ہے کہ ہر خالق کی اپنی تخلیق پر ایک چھاپ ہوتی ہے اور ناممکن ہے کہ خالق کی فطرت کی چھاپ اس کی تخلیق پر نہ ہو۔ ایک مصور ہے وہ ایک بہت خوبصورت تصویر بناتا ہے یا بھدی تصویر بناتا ہے جیسی بھی تصویر بناتا ہو اس مصور کا جو اندرونی مزاج ہے، اس کے تصور کا منتہیٰ کہ وہ کیا چاہتا ہے وہ سب چیزیں کسی نہ کسی نامکمل حالت میں اس کی تصویر میں ضرور ظاہر ہوتی ہیں اور اگر وہ فن میں کامل ہو تو کامل طور پر اس کی چھاپ ہو جائے گی۔ تبھی جو ماہرین ہیں وہ قیمتی پینٹنگز کو ان کی طرز سے پہچانتے ہیں۔ دنیا میں بڑے بڑے دھوکہ دینے والے ایسے شخص پیدا ہوئے ہیں جن کو خدا نے تصویروں کی نقل اتارنے کا فن بخشا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے امریکہ میں ایک مقدمہ چلا تھا کہ ایک شخص نہایت چوٹی کے مصوروں کی تصویروں کی ایسی عمدہ نقل اتارتا تھا کہ کوئی عام آدمی پہچان نہیں سکتا تھا خواہ اسے اس فن سے کیسا ہی تعلق ہو۔ وہ کافی قیمت وصول کرتا تھا۔ وہ تصویریں جب پکڑی گئیں تو اس پر بڑا بھاری مقدمہ چلا کہ یہ دھوکہ دیکر لوگوں سے پیسے وصول کرتا ہے حالانکہ تصویریں وہ خود بنا رہا ہے اور یہ چوٹی کے بڑے بڑے مصور جن کی تصویروں کی نقل اتاری گئی ہے ان پر یا ان تصویروں کے مالکوں پر ظلم ہے۔ آخر پر اس کے حق میں فیصلہ اس لئے ہوا کہ اس کے نیچے وہ اس مصور کے دستخط نہیں کرتا تھا۔ اس کے پشت پر اپنے دستخط کیا کرتا تھا اور قیمت وہ وصول کرتا تھا جو اصل تصویر کی ہو ہی نہیں سکتی۔ اگر اصل تصویر کی قیمت کے لگ بھگ یا برابر وصول کرتا تو پھر تو اس کا فراڈ ثابت ہو جاتا لیکن عام نقال سے زیادہ اور اصل سے کم کرتا تھا۔ چنانچہ عدالت نے اس کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ لیکن پہچانا کیسے گیا؟ اس طرح کہ جو چوٹی کے ماہرین ہیں وہ ہر مصور کا مزاج ایسا سمجھتے ہیں کہ وہ تصویر سے مصور کا مزاج پہچانتے ہیں اور ان کی نظر میں مصور کا مزاج اتنا واضح پہچانا جاتا ہے کہ وہ صاف بتا سکتے ہیں کہ یہ تصویر فلاں کے سوا اور کسی کی ہو ہی نہیں سکتی یا یہ تصویر اس کی نہیں ہو سکتی، کسی بھی اور کی ہوگی تو یہ ایسے نامکمل مصوروں کا ذکر چل رہا ہے جو اپنی خواہش کو اپنی تصویر میں تمام تر پیش کر ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ انسانی کمزوریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔

ایک دفعہ میں نے ذکر کیا تھا کہ ایک مصور کو فرانس کے ایک بادشاہ نے ایک تصویر بنانے کے لئے حکم دیا جو چھت کے اوپر تصویر بنا رہا تھا۔ اس نے بہت لمبی عمر اس میں گزار دی۔ وہ تصویر بنی ہوئی آج تک موجود ہے اور دنیا کے عظیم شاہکاروں میں سے ہے۔ میں نے بھی وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھی ہے۔ حیرت انگیز کام ہے۔ انسان یقین نہیں کر سکتا کہ کسی نے تقریباً ایک عمر کی محنت میں کسی بڑی جگہ پر کھڑے ہو کر جس طرح کہ مزدور اپنے کام کے لئے بناتے ہیں یوں الٹا سر اوپر اٹھا کر وہ تصویریں بنائی ہیں لیکن سب کچھ بنانے کے بعد جب اس نے ایک عمومی نظر سے اس تصویر کو دیکھا تو جو اس کی آرزو تھی وہ نہیں تھی اور اپنی ناکامی کے غم میں اسی جگہ سے چھلانگ لگا کر اس نے خود کشی کر لی تو جو کم نظر لوگ ہیں ان کو بعض دفعہ تصویریں بہت ہی خوبصورت اور اعلیٰ دکھائی دیتی ہیں لیکن مصور جو صاحب فن ہے وہ جانتا ہے کہ اس کے دل کی اصل تمنا ظاہر نہیں ہوئی۔ اسی طرح شعروں کا حال ہے۔ بعض شعروں پر بڑے لوگ داد دے رہے ہوتے ہیں لیکن شاعر جانتا ہے کہ جو میں کہنا چاہتا تھا کہہ نہیں سکا۔ غالب کے متعلق آتا ہے کہ اس نے اپنے دیوان کے اتنے حصے ضائع کئے ہیں کہ اگر وہ سارے محفوظ ہوتے تو بہت ضخیم کتاب بنتی لیکن نہ صرف یہ کہ وہ ہر شعر پر بار بار محنت کرتا تھا بلکہ جو چاہتا تھا سمجھتا تھا کہ میں وہ ادا نہیں کر سکا۔ اس لئے جو اس نے کہا اس میں سے بہت سا حصہ اس نے ناراض ہو کر ضائع کر دیا کہ اس لائق نہیں ہے کہ دنیا کے سامنے پیش کروں۔

خالق اَور ہے اور مخلوق اَور ہے

پس ہر مصور کا ایک نقش ہے جو اس کی تصویر پر چھپ جاتا ہے۔ ہر شاعر کا ایک نقش ہے جو اس کے شعروں میں مضمون بن کر داخل ہو جاتا ہے' اس شعر کی فطرت بن جاتا ہے اور وہ شاعر ہی کی فطرت ہے جو شعر کی فطرت ہوتی ہے لیکن اللہ تو صناعی میں اور اپنے مضمون کو بیان کرنے میں اور اپنی تخلیق میں درجہ کمال رکھتا ہے اس سے اوپر کا درجہ ہو نہیں سکتا۔ الخلاق العظیم ہے اس لئے یہ کہنا کہ خدا نے اپنی فطرت انسان پر نقش نہیں کی یا نہیں کر سکا یہ غلط ہے لیکن درجہ کمال تک وہ فطرت نقش ہو چکی ہو تب بھی خالق اور ہے اور مخلوق اور ہے۔ کسی شعر کو آپ شاعر نہیں کہہ سکتے۔ اس جیسا ہے ہی نہیں یعنی اس جیسا ہوتے ہوئے بھی ویسا نہیں ہے۔ کتنی عظیم تصویر ہی کیوں نہ ہو مگر اس تصویر کو آپ مصور نہیں کہہ سکتے۔ تصویر' تصویر رہے گی۔ مصور' مصور رہے گا حالانکہ مصور کا اندرونہ' اس کی فطرت' اس کا مزاج' اس کی بلند اور نازک خیالی یہ سب چیزیں اس تصویر میں موجود ہوتی ہیں۔ اسی طرح شعر کا حال ہے تو خالق ہمیشہ اپنی مخلوق سے الگ رہے گا اور خالق کی مخلوق خواہ کیسے ہی درجہ کمال تک نہ پہنچی ہو وہ خالق نہیں کہلا سکتی یا خالق کی مثل بھی نہیں کہلا سکتی۔ آپ کبھی بھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ تصویر تو فلاں مشہور مصور کی مثل ہے تو لیس کمثلہ شئی کا مضمون متضاد نہیں ہے بلکہ یہ توجہ دلا رہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو فطرت پیدا فرمائی ہے اور انسان کو جس فطرت پر پیدا فرمایا ہے وہ اس میں اپنی تمام تر خوبیوں کے ساتھ چمک بھی اٹھے گی تب بھی وہ خالق کا شریک نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ (اس) کی بہترین مثال حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں۔ وہ فطرت وہ ہے جو اللہ کے نور کے ساتھ چمکی ہے اور پہلے ہی اتنی روشن تھی کہ قرآن گواہی دیتا ہے کہ اگر آسمان سے یہ نور کا شعلہ نہ بھی اترتا تو تب بھی اس نے بھڑک اٹھنا تھا یعنی اپنی ذات میں چمک اٹھنے کے لئے تیار تھی کیونکہ بالکل شفاف تھی اور اگر شفاف تھی تو پھر اللہ کی فطرت پر تھی۔ اللہ کا جلوہ اس میں دکھائی دینا چاہیے تھا۔ پس نبوت سے پہلے بھی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں اللہ کا جلوہ ان آنکھوں کو جو دیکھ سکتی تھیں نمایاں طور پر دکھائی دیتا تھا لیکن جب آسمان سے الہام کا نور اترا ہے تو فرمایا کہ نور علیٰ نور۔ ایک نور دوسرے نور میں مدغم ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس نور کا اتصال ہے جو اس نے پیدا فرمایا تھا اور یہاں انا للہ وانا الیہ راجعون کا مضمون ایک اور شان کے ساتھ صادق آتا ہے۔ لوگ تو مرنے کے بعد خدا کی طرف واپس جانے کا سوچتے ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اسی لحہ خدا میں جا ملے تھے جب نور علیٰ نور کا مضمون آپ کے حق میں بیان فرمایا گیا لیکن خدا نہیں تھے (-----) اللہ جیسا کوئی نہیں۔ اسی نور مجسم کو فرمایا کہ یہ اعلان کر دے۔ (-----) تجھے دیکھ کر یہ تعجب میں مبتلا ہوں گے۔ جو تجھے قریب سے جانتے ہیں وہ حیرت میں ڈوب جائیں گے کہ خدا کا ایسا کامل مظہر اس سے پہلے کبھی دکھائی نہیں دیا۔ نہ سوچا جا سکتا ہے۔ ان سب کے سامنے یہ اعلان کر کہ (-----) ان سب باتوں کے باوجود میں تمہاری طرح کا ایک بشر ہی ہوں۔ اس سے زیادہ میری کوئی حیثیت نہیں (-----) ہاں ایسا بشر ہوں جس پر وحی نازل ہو رہی ہے اور اس وحی کا خلاصہ یہ ہے کہ تمہارا اللہ ایک ہی ہے اور کوئی اللہ نہیں۔ پس خدا تعالیٰ کا اپنا مثل پیدا کرنے کا تو سوال ہی نہیں لیکن اپنی فطرت پر پیدا کرنے کا مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ آخری اتصال کے لئے الٰہی صفات حاصل کرنے کی صلاحیت بندوں میں رکھ دی ہے کیونکہ اس کے بغیر محبت کا اتصال ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ انسان کا آخری جوڑ ہے۔ جس طرح ایک قطرہ سمندر میں ڈوب کر سمندر میں داخل ہو جاتا ہے مگر سمندر قطرے کا جوڑ نہیں ہے لیکن فرق یہ ہے کہ قطرہ سمندر کا مثل ضرور ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندہ میرا مثل بھی نہیں ہے۔ کوئی میرا مثل نہیں ہے لیکن بندے میں میں نے اپنی صفات کو اختیار کرنے کی صلاحیت' وہ رنگ اختیار کرنے کی صلاحیت عطا فرمائی ہے۔ پس غیر ہوتے ہوئے' خدا جیسا نہ ہوتے ہوئے بھی وہ خدا تعالیٰ کے رنگ اختیار کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ معنی ہے اللہ کی فطرت پر بندے کا پیدا کرنا اور ان معنوں میں جس نے ایسی عظیم صلاحیت حاصل کی کہ اپنی ذات کو بالکل مٹا دیا اور کلیتہ "الٰہی صفات میں رنگا گیا' اس کو احتیاط کے طور پر دنیا کو سمجھانے کے لئے یہ اعلان کرنے پر مامور فرمایا گیا کہ (-----) ان سب رنگوں کے باوجود جو تم مجھ میں خدا کے رنگ دیکھتے ہو میں ایک بشر ہوں۔ بشر سے زیادہ میری کوئی حیثیت نہیں ہے۔ یہ بات توجہ کے لائق ہے کہ اگر خدا تعالیٰ نے اپنی فطرت پر انسان کو پیدا نہ کیا ہوتا تو انسان کے لئے خدا تعالیٰ سے محبت کرنے کا کوئی سوال باقی نہ رہتا۔ محبت کے لئے کچھ ایسی اقدار کی ضرورت ہوتی ہے جو دونوں میں مشترک ہوں۔ اقدار کے مشترک ہونے کا مضمون بڑا گہرا اور باریک ہے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ صرف ایک خوبصورت آدمی ایک خوبصورت چیز سے محبت کر سکتا ہے لیکن اس کی فطرت کے اندر حسن کا ایک تصور موجود ہے اور ہر شخص کا حسن کا تصور الگ الگ ہے۔ جہاں وہ اپنے حسن کے تصور کو **واقعةً** مشہود صورت میں دیکھتا ہے کہ اس کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ ایک وجود کی صورت میں ڈھلا ہوا دیکھتا ہے تو وہاں اس کا اس وجود پر عاشق ہونا ایک طبعی امر ہے اور ایسا امر ہے جس پر اس کا اختیار ہی کوئی نہیں رہتا۔ ناممکن ہو جاتا ہے کہ اس کی محبت میں وہ مبتلا نہ ہو لیکن ضروری نہیں کہ اس کا مثل ہو۔ غیر مثل ہوتے ہوئے محبت کرتا ہے۔ ایسے ایسے خوفناک انسانوں کو ایسے ایسے خوبصورت وجودوں سے محبت ہو جاتی ہے کہ آدمی سوچ بھی نہیں سکتا کہ ان کے درمیان کوئی قدر مشترک ہوگی لیکن ہو جاتی ہے۔

پیرس میں ایک چرچ **نوتغدام**[1] (Notredame) ہے یعنی MyLady کا چرچ۔ اس کا نام ہے ہماری لیڈی۔ اس کے اوپر فرانس کے ایک ناول نگار نے ایک ناول لکھا ہے جس کا نام ہے "ہنچ بیک آف نوتغدام یا نوٹرڈم Hunch Back of Notredame میں نے انگلش میں اس کا ترجمہ پڑھا تھا۔ مطلب ہے نوٹرڈم کا کبڑا۔ اس میں کہانی یہ بیان کی گئی ہے کہ "اس چرچ میں ایک خادم تھا جو کبڑا تھا اس کو ایک ایسی لڑکی سے محبت ہو گئی ہے جو ہر لحاظ سے اپنے حسن' میں اپنی سیرت میں کامل ہے (غالباً حضرت Marry کے تصور کی کوئی لڑکی ہے یا اس سے ملتا جلتا کوئی مضمون تھا) اور یہ شخص بیچارا نہایت ہی بھیانک خوفناک قسم کا کبڑا جس کے جسم کے سارے اعضاء ایک دوسرے سے الگ الگ ہیں یعنی ایک عضو کو دوسرے سے مناسبت نہیں ہے اور اس کا عشق درجہ کمال تک پہنچا ہوا ہے۔ یہ کتاب چونکہ ایک خاص نفسیاتی نقطہ نگاہ سے لکھی گئی تھی اس لئے اس کا شمار عام ناولوں میں نہیں ہوتا بلکہ اس کو ناولوں کی دنیا میں اس وجہ سے ایک غیر معمولی اہمیت دی جاتی ہے کہ انسانی فطرت پر گہری نظر رکھتے ہوئے اس نے عاشق اور معشوق کا ایک موازنہ کیا ہے اور غور کرنے والے کے لئے اس میں بہت مواقع ہیں کہ محبت کے مضمون کو سمجھ سکے۔ پس وہاں کیا جوڑ ہے بھلا؟ (اس جیسی کوئی چیز نہیں) میں جو مضمون ہے وہ کسی حد تک یہاں بھی مل رہا ہے کہ لیکن جب خدا کہتا ہے (اس جیسی کوئی چیز نہیں) تو وہاں اس کبڑے کو حضرت مریم علیہا السلام کے حسن سے جو مناسبت تھی اس سے بہت ہی زیادہ' اتنی زیادہ دوری پیدا ہو جاتی ہے کہ آدمی اس کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ گوبر کے ایک کیڑے کو انسان سے کیسے محبت ہو سکتی ہے۔ مناسبت کوئی نہیں لگتی لیکن انسان اس کا خالق نہیں ہے اس لئے قدر مشترک نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی ہر خلق میں اپنی کوئی چھاپ رکھی ہے اور جہاں تک

[1] صحیح تلفظ اس کا یہ ہے کہ R "ر" سے زیادہ "غ" فرنچ میں پڑھا جاتا ہے اور ٹ "ت" پڑھی جاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کا تعلق ہے اس کو اپنی فطرت پر پیدا فرمایا ہے۔ اس کو اپنی صفات کے مشابہ ایسی صفات سب سے زیادہ دیں کہ ان صفات سے محبت کی صلاحیت پیدا ہو گئی ہے۔ پس حسن کا وہ موہوم تصور جو اس کبڑے کے دل میں تھا وہ قدر مشترک تھی لیکن مماثلت کوئی نہیں تھی۔ وہاں وہ حسن ایک خوبصورت پیکر کی صورت میں جلوہ گر تھا یہاں یہ حسن ایک مبہم موہوم تصور کی صورت میں دل کے اندر بیٹھا ہوا ہے، جما ہوا ہے' فطرت کا نقش بنا ہوا ہے۔ اسی مضمون پر غور کرتے ہوئے پرانے فلسفیوں نے حسن کی ایک یہ بھی تعریف کی ہے کہ حسن اس چیز کو کہتے ہیں جو انسان واضح طور پر جانتا تو نہیں کہ کیا ہے لیکن یہ جانتا ہے یعنی اس کی فطرت میں یہ بات نقش ہے کہ اللہ کے قریب جو چیز ہے وہ حسین ہے اور جو اللہ سے دور ہے وہ بد صورت ہے۔ پس خدا کے تصور کا حسن کے تصور کے ساتھ جو جوڑ ہے وہ انہی معنوں میں جوڑ ہے کہ خدا کا مثل تو نہیں لیکن ایک جوڑ ہے۔ یہ وہی جوڑ ہے جو ہر انسانی فطرت میں موجود ہے اور ان معنوں میں ہی (اللہ کی طرف دوڑو) کا حکم ہے۔ فرمایا گیا ہے جوڑوں کے ساتھ تمہارا تعلق ہو جائیگا' تمہاری محبتیں بڑھیں گی (تم ان سے تسکین حاصل کرو گے) تک فرمایا۔ بیوی تمہارے لئے پیدا کی گئی اس لئے کہ تم اس سے سکینت حاصل کرو لیکن اطمینان نصیب نہیں ہو سکتا۔ جہاں تک طمانیت کا تعلق ہے فرمایا۔ (-----) اللہ کے ذکر کے سوا تمہیں طمانیت نصیب نہیں ہوگی۔ بیوی سے وقتی سکون مل جایا کرے گا۔ تھکاوٹ دور ہو جایا کرے گی لیکن وہ طمانیت جو اس حسن کامل تک پہنچنے سے آخری صورت میں نصیب ہو سکتی ہے جس کا ایک نقش تمہاری فطرت میں موجود ہے اس کی تمہیں تلاش ہے لیکن پتہ نہیں کہ وہ کیا ہے اور کہاں ہے اس کی طرف دوڑو۔ خدا تعالیٰ کا رسول تمہارے سامنے اعلان کر رہا ہے کہ اس کے سوا تمہیں کہیں طمانیت نہیں ملنی۔ اگر جوڑوں کے ساتھ ایسا دل لگا کر بیٹھ رہو گے کہ وہی تمہاری خواہشات کا آخری مرجع بن جائیں گے یعنی انہیں کی طرف خواہشات لوٹیں گی اور وہیں کھڑی ہو جائیں گی تو پھر تم ناکام رہو گے۔ تمہیں کبھی حقیقی اطمینان نصیب نہیں ہو سکتا۔ پس اللہ کے ساتھ انسان کا جو تصور وابستہ ہے وہ دراصل اسی قسم کا محبت کا تعلق ہے۔ جس شخص سے یا جس چیز سے انسان حقیقت میں زیادہ محبت کرنے لگتا ہے وہی اس کا معبود بن جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے ہمیں اس سلسلہ میں بھی متنبہ فرمایا ہے۔ فرمایا کہ ایسے لوگوں کی طرح نہ بننا جو اپنی ہواء کو الٰہ بنا لیتے ہیں۔ اپنی دل کی خواہشات کی پرستش شروع کر دیتے ہیں۔ کیونکہ خواہش کا انسان کے ساتھ عاشق اور معشوق کا سا جوڑ ہوتا ہے اور جتنی زیادہ خواہش بڑھے اتنی زیادہ اس کو حاصل کرنے کی تمنا بڑھ جاتی ہے تو ہر شخص کے دل میں جو بت ہیں وہ ضروری نہیں کہ مجسم بت ہوں۔ تمنائیں بت بن جاتی ہیں اور ان کے حصول کے لئے بعض دفعہ اتنی شدت دل میں پیدا ہو جاتی ہے اور ان کی کشش کی اتنی شدت پیدا ہو جاتی ہے کہ ان کے بغیر انسان کو چین نہیں آتا۔ یہ بات بالآخر انسان کو شرک تک پہنچا دیتی ہے۔ فرمایا کہ دیکھو تم اپنی تمناؤں کی عبادت نہ کرنے لگ جانا۔ تبتل الی اللہ کا مضمون اس مضمون سے تعلق رکھتا ہے۔ قرآن جب کہتا ہے کہ اللہ کی طرف تبتل اختیار کرو' قرآن جب کہتا ہے کہ (اللہ کی طرف دوڑو) اللہ کی طرف فرار اختیار کرو تو اس کو سمجھنا چاہیے کہ کس چیز سے کس طرف فرار ہے۔ اللہ کا وجود تو ہر جگہ ہے۔ جس طرف آپ منہ پھیریں گے وہاں خدا دکھائی دے گا تو پھر فرار کیسا؟ کہاں سے؟ کس طرف کو فرار؟

اللہ کی صفات کے رنگ اختیار کرو اس مضمون میں ایک اور آیت جو پوری نہیں پڑھی گئی یہ بھی ہے (-----) کہ اللہ کا ایک رنگ ہے۔ (------) اللہ سے زیادہ بہتر' اللہ سے حسین تر رنگ اور کس کا ہو سکتا ہے۔ (-----) ہم تو اسی کی عبادت کریں گے۔ اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔ یہاں بھی مفسرین نے اور مترجمین نے بہت احتیاط سے کام لیا ہے اور کوشش کی ہے کہ اللہ کی طرف رنگ منسوب نہ کریں جب کہ قرآن کر رہا ہے۔ ان کی نیک نیت یہ ہوتی ہے کہ کوئی عام آدمی غلطی سے یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ خدا بھی کوئی رنگ دار چیز ہے اور اس رنگ کو پکڑو حالانکہ عام انسان روزمرہ کے محاورے میں رنگ کا مضمون سمجھتا ہے۔ اس سے مراد اس کی فطرت کے نقوش ہیں' اس کی ادائیں ہیں۔ اس کی اپنی شخصیت کا ایک رنگ ہے۔ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے بھی یہاں (-----) ترجمہ دین کیا ہے تاکہ عامتہ الناس اس مضمون کو سمجھ لیں۔ دین بھی دراصل انسانی صفات کے مجموعہ کو کہا جا سکتا ہے۔ اس کا اسلوب' اس کا مسلک یہ سب دین کہلاتا ہے تو حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے وہ لفظ چنا ہے جو رنگ کے قریب ترین ہے لیکن سیدھی صاف بات جو دکھائی دے رہی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کچھ مزاج ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں۔ اس مزاج سے حسین تر کوئی مزاج نہیں۔ ان صفات سے زیادہ دلکش اور کوئی صفات نہیں ہیں۔ ان کو اختیار کرو۔ ان کو اختیار کرو گے تو پھر تم جس بناء پر' جس رنگ میں تمہاری تخلیق فرمائی گئی ہے تم اس تخلیق کے درجہ کمال کو پہنچ جاؤ گے۔ مطلب یہ ہے کہ ہر انسان کو فطرت پر پیدا فرمایا گیا ہے لیکن ہر انسان میں الٰہی رنگ دکھائی نہیں دے رہے۔ اس لئے کہ یہاں اس فطرت کے اندر جو نقوش ہیں وہ ابھی چاہتے ہیں کہ ان میں رنگ بھرے جائیں۔ بعض بچوں کی ایسی کتابیں ہوتی ہیں جن میں بظاہر صفحہ خالی ہوتا ہے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا لیکن جب بچے ان پر مختلف رنگوں کی پنسلیں پھیرتے ہیں تو اندر سے نقوش اٹھنے لگتے ہیں اور دیکھتے دیکھتے وہ تصویر ابھر آتی ہے۔ بچپن میں مجھے یاد ہے حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) غالباً بمبئی سے یا کسی سفر سے ایسی کھیلیں بچوں کے لئے لے آئے تھے اور ہم بہت حیران ہوا کرتے تھے کہ خالی صفحہ ہے مگر ایک خاص پنسل تھی جس کو اس پر بار بار پھیرنا پڑتا تھا اور پنسل کے پھیرتے پھیرتے اندر سے نقوش ابھر رہے ہوتے تھے اور بڑے خوبصورت نقوش ابھر آتے تھے تو یہ مراد ہے کہ تمہاری فطرت میں خدا کا نقش ہے تو سہی لیکن تمہاری نظر سے اوجھل ہے' غائب ہے۔ وہ تمہارے لئے مٹ سا گیا ہے اور کسی کو دکھائی نہیں دیتا۔ تم باشعور طور پر اللہ کے رنگ اس میں بھرو اور جب خدا کے رنگ بھرو گے تو اس فطرت میں سے ایک الٰہی نور نکلے گا۔ خدا کی شکل تو کوئی نہیں لیکن اس کی صفات حسنہ اس کے وجود کا تشخص کرتی ہیں۔ پس وہ صفات حسنہ تمہاری ذات میں اس طرح ظاہر ہوں گی کہ تم مظہر خدا بن جاؤ گے۔ تمہارے اندر خدا دکھائی دینے لگے گا۔ (-----) یعنی ان معنوں میں شکل جو میں بیان کر چکا ہوں۔ خدا کے رنگ اس میں دکھائی دیں۔ خدا کی فطرت اس میں دکھائی دے۔ یہ مضمون واضح ہونے کے بعد اب میں وہ حدیث پڑھتا ہوں جس کا میں نے ذکر کیا تھا اور جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے واضح الفاظ میں فرمایا (-) (اللہ عزوجل نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔ **(مسند احمد۔ جلد ۲ صفحہ ۳۲۳)**

اور اس طرح وہ جو اشتباہ تھا وہ دور فرما دیا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ کی فطرت پر پیدا ہو (اپنی صورت پر) کا تو پھر اور مطلب نکلتا ہی نہیں۔ جو خدا کی صورت ہے اس پر پیدا فرمایا ہے اور اللہ کی صورت کیا ہے؟ اللہ کی صورت صفات حسنہ ہیں اس کے سوا اس کی کسی صورت کا کسی کو علم نہیں ہے تو یہاں جو ہمارے ہاں سیرت کہلاتی ہے اللہ کے ہاں وہی صورت بن گئی ہے کیونکہ وہ لطیف تر وجود ہے۔ ہر لطیف وجود کا جسم بھی دوسروں کے مقابل پر لطیف ہوتا ہے تو خدا کا چونکہ جسم کوئی نہیں ہے اس لئے اس کی صورت صفات کی صورت میں ہے اور مرنے کے بعد ہماری روح کی بھی صورت صفات کی صورت بن جائے گی اور وہ کیا ہو گی۔ ہم ابھی اس کا تصور نہیں کر سکتے کیونکہ (-----) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کہ تمہیں علم نہیں ہو سکتا کہ تم کس صورت میں اٹھائے جاؤ گے۔ (-----) ہم تمہیں ایسی صورت میں اٹھائیں گے کہ تمہیں تصور ہی کوئی نہیں تمہیں علم ہی کوئی نہیں ہو سکتا۔ (-----) وہ تمثیلات ہیں ہمیں بتانے کے لئے کہ بہت اچھی چیزیں ہیں لیکن حقیقت میں ہماری جو موجودہ صورتیں ہیں وہ غائب ہو چکی ہوں گی۔ مٹی' مٹی میں مل جائے گی سیرت سے ایک صورت نکلے گی۔ یہاں خدا کی صورت سے مراد ظاہری صورت نہیں بلکہ سیرت ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہ فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہ حدیث قدسی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی کہ آدم کو میں نے اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔ یہاں جسم مراد نہیں ہے بلکہ آدم کی سیرت ہے جو مذکور ہے اور اس پہلو سے اس بات کو مزید تقویت ملی کہ انسان کی فطرت میں اللہ تعالیٰ کی فطرت کے رنگ ہیں۔ پھر یہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کے عیال ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کے عیال کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور ان کی ضروریات میں خیال رکھتا ہے۔ یہاں لفظ عیال اس لئے استعمال فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل کا یہ زعم غلط ثابت ہو جائے کہ خدا ان کو بصورت خاص ایسا پیار کرتا ہے کہ کسی اور انسان سے ممکن ہی نہیں۔ اگر یہ مضمون بیان نہ کرنا ہوتا تو ہو سکتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اس خیال سے کہ کسی کو غلط فہمی نہ ہو جائے خدا کی ذات سے تعلق میں عیال کا لفظ استعمال نہ فرماتے۔ بنی اسرائیل کو Children of Israel کہا جاتا ہے اور اس پر وہ بڑا فخر کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہی اللہ کے بچے ہیں اور کوئی نہیں تو ساری مخلوق کو عیال اللہ فرمادیا اور اس میں کمال یہ ہے کہ مخلوق کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ انسان کا نہیں تاکہ انسان کو بھی یہ گمان نہ ہو کہ میں ہی زیادہ پیارا ہوں۔ پیارا وہی ہو گا جو خدا کے قریب ہو گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہی مضمون ساتھ بیان فرما دیا۔ (-----) خدا کے نزدیک سب سے اچھی مخلوق وہ ہے جو اس کی مخلوق کی قدر دان ہو‘ اس کے لئے خیر پیدا کرنے والی ہو۔ اس کی بھلائی چاہتی ہو۔ پس عیال کا معنی بھی سمجھ آگیا کہ (اللہ تعالیٰ پناہ دے) ظاہری اولاد مراد نہیں۔ اس مضمون کا کسی معنوں میں بھی اس سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے۔ اور تخلیق ہے مگر پیاری ہے اور خالق کو اپنی ہر خلقت سے ایک پیار ہوتا ہے۔ وہ پیار ہے جو یہاں بیان ہوا ہے اور یہ بھی روشنی ڈال دی گئی کہ ماں کو اپنے بچوں سے کیوں پیار ہوتا ہے۔ ماں اپنے عیال سے اس لئے پیار کرتی ہے کہ وہ اپنے جیسے کچھ وجود پیدا کرتی ہے۔ ان وجودوں پر ماں کی چھاپ ہوتی ہے اور ان سے اس چھاپ کی وجہ سے اس کا گہرا تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تو کائنات کی ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور ناممکن ہے کہ خالق کسی چیز کو پیدا کرے اور اس کی خالقیت کا کوئی نقش اس پیدا شدہ چیز پر نہ ہو۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ کہیں تھوڑا ہو گا کہیں زیادہ ہو گا۔ ان میں سے بہترین کونسی ہے حالانکہ سب چیزیں اللہ کی پیدا کردہ ہیں۔ مراد یہ ہے کہ ہر چیز پر خدا کا بہرحال ایک نقش ضرور ایسا ہے جو خدا سے تعلق کے لئے اس کو ایک رابطے کا کام دیتا ہے خواہ اس کی دوسری شکلیں خدا سے ظاہری طور پر کوئی بھی تعلق نہ رکھتی ہوں۔

انسانی کمزوریاں خدائی چھاپ کو بگاڑ دیتی ہیں

اب انسان ہے۔ انسان کے اندر بے شمار کمزوریاں بھی ہیں ان سے تو خدا کا تعلق نہیں۔ وہ تو خدا تعالیٰ کی چھاپ نہیں ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی چھاپ کا عدم ہیں۔ پس خدا کی ساری مخلوقات میں کچھ مثبت پہلو ہیں جو خدا تعالیٰ کے نقش کی یاد کراتے ہیں یہاں اللہ کا نقش دکھائی دیتا ہے۔ کچھ منفی پہلو ہیں جو خدا تعالیٰ کی صفات سے ہٹنے کے نتیجہ میں یا دور ہونے کے نتیجہ میں اس میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس انسان خدا کی فطرت پر پیدا ہوا ہے اس کا یہ معنی نہیں ہے کہ ہر انسان اسی طرح حسین ہے جیسے ایک خالق کی ہر تخلیق ویسی ہی ہو گی۔ خالق نے تو ٹھیک تخلیق بنائی لیکن اس کی تخلیق کے رنگ قائم رکھنے میں ہر ایک نے الگ الگ سلوک کیا ہے اگر ایک اچھے آرٹسٹ کی تصویر آپ دیکھیں جو خواہ سینکڑوں سال پرانی ہو اس سے طبیعت کے اوپر اس کی صلاحیتوں کا‘ اس کی اعلیٰ قدروں کا‘ اس کے ذہن کے اندر حسن کا جو تصور ہے اس کا بہت اچھا اور گہرا اثر پڑتا ہے لیکن اگر اس تصویر پر کوئی بچہ سیاہی پھیر دے یا کوئی جاہل اس کے اندر رخنہ ڈال دے تو اس تصویر کی قیمت ہی کوئی نہیں رہتی۔ جن تصویروں میں ایسا نقص پیدا ہو جائے وہ آرٹ کی اعلیٰ قابل قدر حد سے نکل ہی جایا کرتی ہیں۔ اگر ہر نقش کو بگاڑ دیا جائے تو پھر اس کا کیا بنے گا۔ یہ وہ مضمون ہے جس کو پیش نظر رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی فطرت پر پیدا فرمایا لیکن ہم نے اس فطرت کی حفاظت نہیں کی۔ انسان اس وقت اس فطرت کے قریب تر ہوتا ہے جب وہ معصوم ہو اور اسی لئے بچے کے متعلق فرمایا (-----) کہ ہر مولود فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ یہاں وہی فطرت مراد ہے جو اللہ کی فطرت ہے۔ بچے میں جو معصومیت ہے جب تک ویسی معصومیت انسان میں پیدا نہ ہو اس وقت تک خدا کی فطرت وہاں رنگ نہیں دکھا سکتی اور اسی لئے توبہ کرنے والے کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ایسا ہی ہو جاتا ہے جیسے نوزائیدہ بچہ ہو۔

پس دیکھیں وہی مضمون ہے جس کو مختلف شکلوں میں پھیر پھیر کر بیان کیا جا رہا ہے کہ ہر قسم کی سوچ والے انسان کو سمجھ آسکے‘ اس کے دل پر نقش ہو جائے۔ پس ہم خدا کی فطرت پر ہیں لیکن ہم نے ہر اس جگہ جہاں رنگ بھرنے چاہیے تھے وہاں اللہ کے رنگ نہ بھرے بلکہ غیر اللہ کے رنگ بھر دیئے۔ اپنی تمناؤں کے رنگ بھر دیئے۔ اپنے ان تعلقات کے رنگ بھر دیئے جن کی بناء خدا کی محبت نہیں بلکہ غیر اللہ کی محبت ہے۔ پس وہی سادہ کاغذ جس میں سے خدا کی تصویر ابھرنی چاہیے تھی وہاں جگہ جگہ غیر اللہ کی تصویریں ابھرتی ہیں اور بڑی بھیانک تصویریں ابھرتی ہیں۔ اس صورت میں وہ چیز قدر کے لائق نہیں رہتی۔ اس صورت میں وہ چیز جلا دینے کے قابل ٹھہرتی ہے۔ پس اسی لئے قرآن کریم نے ہمیں سکھایا کہ یہ دعا کرو (-----) اے اللہ تو نے یہ چیزیں باطل تو پیدا نہیں کی تھیں۔ اگر اپنی فطرت پر پیدا کی تھیں تو باطل کیسے ہو سکتی تھیں لیکن ہم جانتے ہیں کہ ہم اس فطرت کی حفاظت نہیں کر سکتے۔ اس کی قدر نہیں کرتے۔ اس سے اتنا دور جا پڑتے ہیں۔ ان نقوش کو ایسا بھیانک بنا دیتے ہیں کہ اس کے بعد یہ جلانے کے قابل رہ جاتی ہے۔ پس وہ پردہ جس پر ایک بہت اعلیٰ قسم کے مصور نے اپنے کمالات کا اظہار کیا ہو اور بعد میں وہ کسی جاہل کے ہاتھوں پڑ جائے اور وہ اس کا حلیہ بگاڑ دے تو اس کو اگر آپ بیچنے کی کوشش کریں گے تو جس کے پاس جائیں گے وہ آپ کو یہی مشورہ دے گا کہ آگ میں جلا دو۔ جیسے ہمارے ہاں بعض دفعہ مذاق میں کہتے ہیں کہ تم اس سے چائے پکا لو یعنی ان کاغذوں کو جلا کر کچھ تو فائدہ اٹھاؤ۔ اس کے سوا اس کا کوئی فائدہ نہیں تو وہی مضمون ہے کہ اے خدا! ہمیں ایسا نہ بننے دینا کہ آگ کے ایندھن کے سوا ہماری قیمت کوئی نہ رہے اور جلا کر بھسم کئے جانے کے لائق ٹھہرائے جائیں۔ پس اس لئے ضروری ہے کہ غیر اللہ سے اللہ کے طرف دوڑو۔ اب اس پہلو سے جب آپ اپنے حالات پر غور کریں یا میں کرتا ہوں تو صاف دکھائی دیتا ہے کہ بہت سے اندھیرے گوشے ہیں جہاں توحید کی روشنی ایسی نہیں چمکی کہ وہاں غیر اللہ کے جو چھپے ہوئے وجود ہیں۔ ایسے وجود ہیں کہ جو بعض دفعہ ظاہر ہوتے ہیں اور بعض دفعہ دکھائی نہیں بھی دیتے لیکن عمل کر رہے ہوتے ہیں جس طرح بعض دفعہ جراثیم کسی کو اندر اندر کھا رہے ہوتے ہیں‘ وہ وجود نہیں دکھائی دیتے جب تک کہ توحید کا پورا نور ہر گوشے پر نہ چمک اٹھے۔ اسی لئے توحید پہلے ہے اور تبتل بعد میں ہے۔ حضرت شیخ سعدیؒ نے فرمایا ہے ۔

ہر بیشہ گماں مبر کہ خالی
شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

ہم اپنے دل کے گوشوں سے بے خبر رہتے ہیں

جھاڑیوں یا درختوں کا ہر وہ جھرمٹ جس میں جانور چھپ جاتے ہیں تم بے فکری سے اس جنگل میں یوں نہ چلنا کہ گویا ہر جھرمٹ‘ ہر گوشہ جو ہے وہ جانوروں سے خالی پڑا ہے۔ ”شاید کہ پلنگ خفتہ باشد“ ہو سکتا ہے کہ کوئی چیتا اس میں چھپا ہوا ہو۔ پس انسان کے لئے اس میں ایک بڑی عظیم نصیحت ہے۔ ہم اپنے دل کے گوشوں سے بے خبر سفر کرتے رہتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ ان میں بہت سے چیتے بلکہ بہت ہی زیادہ ہولناک جانور چھپے ہوئے ہیں انذار کا مضمون اس بات سے تعلق رکھتا ہے جو اس آیت میں بیان فرمایا گیا ہے کہ (-----) میں خدا کی طرف سے تمہیں کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں۔ پس وہ ڈرانے والی کیا بات ہے؟ وہ یہ بات ہے کہ ہمارے وجود میں تمہیں بتاتا ہوں کہ غیر اللہ کے بہت سے نقوش تمہارے دل میں موجود ہیں جنہوں نے فطرت کے اس نقش کو چھپا دیا ہے جس پر خدا نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ جب تک وہ نقش ظاہر نہیں ہو گا خدا سے ایک میٹنگ پوائنٹ نہیں بنے گا۔ اتحاد اور اتصال کی جگہ قائم نہیں ہو سکتی۔ ہر چیز پر ہر دوسری چیز کا نقش جم ہی نہیں سکتا جب تک وہ چیز اتنی صاف نہ ہو یا اتنی اس کی نوعیت کے مطابق نہ ہو جائے کہ وہ باہم ایک دوسرے کے ساتھ ایک طبعی تعلق رکھتے ہوں۔ بعض سیاہیوں پر دوسرے رنگ نہیں چڑھ سکتے۔ بعض چکنے کاغذ پر بعض اور قسم کی سیاہیاں نہیں لکھی جاسکتیں مگر جب ان کے مزاج کی سیاہی استعمال کریں تو وہ فوراً بڑے شوخ رنگ میں ظاہر ہوتی ہیں تو فرمایا کہ خدا کا خوف کرو۔ خدا کی طرف تم نے دوڑنا ہے۔ کس چیز سے دوڑنا ہے۔ تمہارے وجود کے اندر غیر اللہ کے رنگ موجود ہیں۔ ہر رنگ کی

نشاندہی کرنی ہوگی۔ جہاں غیر اللہ کا رنگ دیکھو گے اس رنگ کو چھوڑ کر اللہ کے رنگ کی طرف دوڑنا ورنہ تو خدا کا وجود ہر جگہ ہے۔ آپ کہاں سے کس طرف دوڑیں گے مگر اپنے وجود میں ڈوب کر آپ اگر دیکھیں گے تو آپ کو ہر جگہ سے دوڑنے کی اتنی جگہیں دکھائی دیں گی کہ آپ حیران رہ جائیں گے کہ ان خطرات کی حالت میں میں زندگی بسر کر رہا تھا۔ پھر یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ ہمیں اس حالت میں موت نہیں دیتا کہ ابھی ہم نے غیر اللہ سے اللہ کی طرف سفر اختیار نہیں کیا ہوا۔ ظاہر آ گیا ہوا ہے' ارادوں کی صورت میں کیا ہوا ہے لیکن جب عملاً یہ سفر شروع کرتے ہیں تو اتنے مضبوط بندھن ہم غیر اللہ سے باندھ چکے ہیں کہ ہماری خواہشات کا جو سلسلہ ہے وہ اتنا وسیع ہے کہ ان خواہشات کی رسی توڑنا ایک بہت بڑا کام ہے۔ غیر اللہ کا خوف ہے وہ بھی دامنگیر ہے۔ غیر اللہ کی طمع ہے وہ بھی دامنگیر ہے اور انسانی تعلق کے ہر دائرے میں یہ رسے بندھے ہوئے ہیں۔ ایک گوشہ تو نہیں جہاں خطرہ ہو دل کے سارے گوشوں میں خطرات ہی خطرات بسے ہوئے ہیں۔ اس لئے فرمایا (-----) خدا کے لئے خدا کی طرف دوڑو (-----) میں اس کی طرف سے تمہیں کھلم کھلا ڈرانے والا آ گیا ہوں۔ پس اس حیرت انگیز انتباہ کے اور اتنے روشن انتباہ کے بعد ہمیں لازماً بیدار مغزی سے اپنے نفوس کا مشاہدہ کرنا ہوگا۔ وہ جگہیں تلاش کرنی ہونگی جہاں غیر اللہ کے بھیانک' بد صورت اور مہلک جانور چھپے بیٹھے ہیں۔ ان سے تعلق توڑ کر خدا کی طرف جانا ہوگا اور اس طرح خدا کی طرف جانے کے بہت سے رستے نکل آئیں گے۔ ایک انسان کا ایک مزاج ہے۔ اسی پر انسان غور کر کے دیکھ لے۔ مثلاً کسی سے محبت کا تعلق' رحمت' شفقت کا مزاج۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے مزاج کا اپنا ایک رنگ ہے اور غیر اللہ میں بھی رحمت اور شفقت پائی جاتی ہے لیکن اس کا ایک اور رنگ ہے۔ پس رنگوں کا مضمون اس تعلق میں تب ظاہر ہوگا جب آپ اپنی ایک ایک صفت پر غور کریں گے اور معلوم کرنے کی کوشش کریں گے کہ اس صفت میں اللہ کا رنگ ہے یا غیر اللہ کا رنگ۔ دیکھنے والے کو تو ہر شفیق آدمی شفیق ہی دکھائی دے گا۔ وہ پیار کرتا ہے' محبت کرتا ہے تو کہتے ہیں کہ بڑا ہی محبت کرنے والا مہربان وجود ہے لیکن جب آپ دیکھیں گے کہ اس کی محبت عدل سے عاری ہے۔ جب دیکھیں گے کہ اس کی محبت غیر اللہ کی عبادت کرنے والی محبت بن جاتی ہے تو اس کے اندر اللہ کا رنگ نہیں ہوگا۔ بظاہر صفت نظر آئے گی۔ رحمانیت اور رحیمیت کے کچھ جلوے آپ اس کی ذات میں دیکھیں گے لیکن (-----) اللہ کے رنگ سے خالی تو یہ مضمون اور زیادہ گہرا ہو جاتا ہے اور زیادہ احتیاط کا تقاضا کرتا ہے کہ محض خدا کی ظاہری صفات کا کسی بندے میں پایا جانا کافی نہیں' اس کی ہر صفت پر جو خدا کی صفت سے ملتی جلتی ہے اللہ کے رنگ کا غالب آنا ضروری ہے۔ جب وہ صفت اللہ کے رنگ کے مشابہ ہو جائے تو پھر رحمانیت محبت کے لائق ہوگی۔ پھر رحیمیت محبت کے لائق ہوگی اس کے بغیر محض دھوکے کی باتیں ہیں۔

آئندہ خطبہ میں اس مضمون کے دوسرے پہلوؤں پر (اللہ نے چاہا تو) روشنی ڈالوں گا کیونکہ یہ ہماری اصلاح کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ جب تک ہم اس مضمون کی گہرائیوں میں اتر کر خود اپنا مربی بننے کی صلاحیت اختیار نہیں کرتے تو ہم دنیا کے مربی نہیں بنائے جا سکتے اور میں سمجھتا ہوں کہ اب جو غلبے کا وقت آ رہا ہے اس کے آثار ظاہر ہو چکے ہیں اس کے ساتھ اس مضمون کا بہت گہرا تعلق ہے۔ اگر ہمیں خدا نے جلدی غلبہ عطا کر دیا اور ہم مربی بننے کی صلاحیت سے عاری رہے تو ہم دنیا میں اللہ کے رنگ پھیلانے کی بجائے کچھ اللہ کے رنگ اور کچھ غیر اللہ کے رنگ پھیلانے والے بن جائیں گے جو بہت ہی خطرناک صورت ہے اور اگر اللہ تعالیٰ نے یہ ناپسند فرمایا کہ اس حالت میں ہم دنیا کی غلط تربیت کریں تو پھر ہماری فتح کا دن بہت دور تک ٹال دیا جائے گا۔ جو قریب آتی ہے وہ دور کر دی جائے گی۔ پس آپ اپنے نفس کے سچے مربی بن جائیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں' میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ فتحیں جو دور ہیں وہ آپ کے قریب کر دی جائیں گی۔ یہ نہیں ہوگا کہ قریب کی فتحیں آپ سے دور ہٹا دی جائیں۔ اس میں گہری حکمت کا راز ہے۔ اس کو سمجھیں اور بڑے غور سے ان مضامین کو سنیں اور کوشش کریں کہ آپ کے اندر اپنے نفس کی تربیت کی صلاحیت پیدا ہو جائے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات — نون سین

امریکہ کے بارے میں معین قریشی کا اہم بیان

سابق نگران وزیر اعظم مسٹر معین قریشی نے جمعرات کے روز نیویارک میں کہا کہ پاکستان کی کوئی ذمہ دار شخصیت جوہری پروگرام سے پیچھے نہیں ہٹ سکتی۔ جب تک کہ جنوبی ایشیا کے سارے علاقہ میں جوہری توانائی کے پھیلاؤ کے خلاف کوئی معاہدہ نہ ہو جائے۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ دوسروں کو اپنے پروگرام جاری رکھنے کی اجازت ہے یا انہیں کوئی روک نہیں رہا۔ تو اس بات کی کوئی وجہ نہیں کہ پاکستان کو صرف اکیلے مجبور کیا جائے کہ وہ اپنے جوہری پروگرام کو رول بیک کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس معاملے کا تعلق کشمیر اور پاکستان کے جوہری پروگرام سے ہے۔ یہ بات ہر وقت خطرہ پیش کر رہی ہے کہ ہندوستان اور پاکستان ایک دوسرے سے کیا سلوک کرتے ہیں یعنی اس بات کا ہر وقت امکان ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگ چھڑ جائے اور ایسی جنگ جھڑنے کے نتیجہ میں جوہری توانائی کی اہلیت خاصی کام آ سکتی ہے۔ مسٹر معین قریشی ایشیا سوسائٹی کی طرف سے منعقد کئے گئے ایک سیمینار میں "پاکستان کے انتخابات کے بعد" کے موضوع پر خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ پریسلر امنڈمنٹ نے پاکستان کو کمزور کیا ہے اور وہ اس پوزیشن میں ہو گا کہ اس پر کسی وقت بھی حملہ کیا جا سکتا ہے وہ انتہائی طور پر غیر محفوظ ہو گیا ہے۔ جو پابندیاں پریسلر امنڈمنٹ کی وجہ سے عائد کی جا سکتی ہیں اور لگائی گئی ہیں اس سے پاکستان خاصا کمزور ہوا ہے۔ اس لئے پریسلر امنڈمنٹ کا جو ہدف تھا وہ حاصل نہیں ہو گا۔ قانون سازاداروں جن کا تعلق امریکہ سے ہے ان سے قریشی نے اپیل کی کہ وہ اس قانون کو ختم کریں۔ کیونکہ یہ متوازن نہیں ہے۔ معین قریشی نے مزید کہا کہ امریکہ کو چاہیے کہ وہ کشمیر کا مسئلہ حل کرائے۔ پاکستانی لوگوں کے متعلق انہوں نے کہا کہ اب وہ امریکہ کے عزائم کو ۴۵ سال کے بعد بہتر طور پر سمجھنے لگے ہیں۔ اور ان کا خیال یہ ہے کہ ۴۵ سال سے ہمارا ساتھی رہا ہے۔ لیکن اب وہ بات نہیں رہی۔

جنرل فرح آئیدید

جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں اقوام متحدہ نے یہ دیکھ کر کہ جنرل فرح آئیدید کسی طرح بھی اپنے آپ کو اقوام متحدہ کے حوالے کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور جوں جوں قیام امن کی کوششوں کو وسعت دینے کی کوشش کی جا رہی ہے توں توں فرح کے فوجی دستے اقوام متحدہ کی زیر نگرانی کام کرنے والے امریکی دستوں پر حملے کر کے ان کی ہلاکت کا باعث بن رہے ہیں۔ یو۔ این۔ او نے قرارداد منظور کی تھی کہ آئیدید کو ہر قیمت پر گرفتار کیا جائے اور جنگی مجرم کی حیثیت میں ان پر مقدمہ چلایا جائے۔ شروع شروع میں یہ بات بھی کہی گئی تھی کہ جنرل آئیدید صومالیہ سے بھاگ کر کہیں اور چلے گئے ہیں لیکن یہ بات زیادہ دیر تک نہ چل سکی کیونکہ آئیدید اپنے ملک میں پھر ظاہر ہو گئے اور ان کے فوجی دستوں نے حملے شروع کر دیے۔ اب اقوام متحدہ اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ آئیدید کو گرفتار کرنے کی بجائے وہاں کے سیاسی نظام کو اس طرح تبدیل کیا جائے کہ آئیدید بھی ایک مفید عنصر بن کر ملک کی تعمیر و ترقی میں حصہ لیں۔ چنانچہ اب اقوام متحدہ نے اپنی پہلی قرارداد کو منسوخ قرار دے دیا ہے اور کوشش کی جا رہی ہے کہ صومالیہ میں ایک نیا سیاسی نظام جاری کیا جائے جس میں وہاں کے تمام گروہ حصہ لیں اور ان گروہوں میں سے ایک گروہ فرح آئیدید کا بھی ہو۔

فرانسیسی وزیر خارجہ کا دورہ شام

گزشتہ منگل کے روز فرانس کی وزارت خارجہ نے بتایا کہ اسرائیل کے وزیر خارجہ شمعون پیریز نے فرانس کے وزیر خارجہ سے کہا ہے کہ وہ اسرائیل اور شام کے درمیان گفت و شنید کا انتظام کر دے۔ دراصل اسرائیلی ریڈیو نے ایک رپورٹ میں کہا تھا کہ پیریز نے اس بات کی درخواست ٹیلیفون پر کی۔ سوموار کے دن' تا کہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے سلسلہ میں بات کو آگے بڑھایا جائے۔ ریڈیو نے یہ بھی بتایا تھا کہ پیریز نے فرانسیسی وزیر خارجہ سے کہا تھا کہ وہ حافظ اسد صدر شام کو بتا دے کہ وہ کسی طرح بھی اس بات کے خواہاں نہیں ہیں نہ کوئی ایسی

کوشش کر رہے ہیں کہ شام کو مشرق وسطی کے قیام امن کی گفتگو سے پیچھے رکھا جائے۔ وزارت خارجہ کے نمائندے نے کہا کہ وزارت چاہتی ہے کہ موجودہ حالات کے مطابق قیام امن کی گفت و شنید کی جائے۔ وزیر خارجہ فرانس اپنے اس دورے میں دمشق، عمان، بیروت اور دوسری جگہوں کا دورہ بھی کریں گے انہوں نے کہا کہ ہمارے اس دورے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ہم مشرق وسطی میں قیام امن چاہتے ہیں اور ہم یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ عالمی امن کے لئے یہ بات نہایت لازمی ہے کہ مشرق وسطی میں بھی سب کی تسلی کے مطابق امن قائم ہو۔ انہوں نے صحافیوں کو بتایا کہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ گولان کی پہاڑیوں سے اسرائیلی فوجیوں کو واپس بلایا جائے کیونکہ اقوام متحدہ کی قرار داد میں یہی کچھ کہا گیا ہے۔ جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں اسرائیل شام اور لبنان کی کسی گفتگو میں کوئی کامیابی حاصل نہیں کی جا سکی۔ شام کی نیوز ایجنسی کو انٹرویو دیتے ہوئے جسے وزارت خارجہ نے فرانس میں جاری کیا ہے فرانسیسی وزیر خارجہ نے شام پر زور دیا کہ وہ لبنان کے اس حق کو تسلیم کرے کہ انہیں مکمل آزادی ملنی چاہیے۔

اطلاعات و اعلانات

اعلان دار القضاء

○ (مکرم جہانگیر احمد صاحب بابت ترکہ چوہدری مظفر حسین صاحب)

مکرم جہانگیر احمد صاحب آف جرمنی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری مظفر حسین صاحب. قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا مکان ۶/۱۱ برقبہ ایک کنال محلہ دار الیمن شرقی ربوہ ہم سب ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔

ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ مکرم جہانگیر احمد صاحب (بیٹا)
۲۔ مکرم احمد حسین ایاز صاحب (بیٹا)
۳۔ مکرمہ امتہ السعید سعیدہ افضل ایاز (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

انصار کی واک کا مقابلہ

○ ربوہ = مورخہ ۲۶۔ نومبر ۹۳ء کو انصار کا ایک واک کا مقابلہ ہو رہا ہے۔ پیدل چلنے کے اس مقابلے میں حصہ لینے والے انصار صبح ساڑھے آٹھ بجے بیت المہدی پہنچ جائیں۔ زیادہ سے زیادہ انصار سے حصہ لینے کی درخواست ہے۔

(مجلس صحت)

سانحہ ارتحال

○ مکرم صالح محمد صاحب (سابق باڈی گاڈ) دار الصدر ربوہ کے خسر مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب جنڈانوالہ چک ۹۵ ضلع فیصل آباد مورخہ ۹۳-۱۱-۱۶ کو قضاء الٰہی وفات پا گئے۔ اللہ تعالیٰ انکے درجات بلند فرمائے۔

کامیابی

○ عزیز طارق احمد آف پیر محل نے آٹھویں جماعت کے امتحان میں اپنے سکول بھر میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ (ناظر تعلیم)

ہوالشافی

جرمنی کی سیل بند خالص اور بے ضرر ہومیو پیتھک اجزا پر مشتمل معدہ کی پرانی تکالیف اور ہاضمے کی مستقل خرابی کا علاج

قیمت: ۳۰ ML/اونس ۔/۶۰

جرمن ہومیو ہاضمین GH-20 (قطرے)

درج ذیل حالات میں نہایت مؤثر ہے:۔

- بدہضمی، اپھارہ، گیس، ڈکاریں، معدہ و پیٹ کی درد کیلئے
- متلی، ہچکی، حاملہ عورتوں اور پیٹ کی امراض کیلئے
- بھوک کی کمی، قبض اور دن بھر بیٹھ کر کام کرنے والوں کیلئے

درج ذیل پتہ پر بھی دستیاب ہے

- چوہدری سپر سٹور ۳ یونیورسٹی روڈ رحمان کالونی ربوہ
- پراپرٹی مرکز ۳ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

فون: ۲۱۲۳۹۹

عزیز ہومیو پیتھک کلینک فون: ۲۱۱۳۹۹ یونیورسٹی روڈ رحمان کالونی ربوہ

ہمارے ہاں آپ کے بچوں کیلئے

- صاف ستھرا ماحول ہے
- قابل اور تجربہ کار اساتذہ ہیں
- تفریح کا معقول انتظام ہے
- حفاظت کی ضمانت ہے
- پڑھائی پر ذاتی توجہ دیتے ہیں

داخلہ جاری ہے

KENT GRAMMER School

1485/C-8 KHALID KARAK ROAD
LAHORE CANTT Ph. No: 374301

۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت

حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

خواتین کے لیے انتظام کے ساتھ

خداوند کریم کی رحمت سے 80 اسی سال سے زیادہ عرصے سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے ان کی دعائیں حاصل کر رہا ہے۔ آپ بھی اپنی دیرینہ خواہشات کی تکمیل کیلئے مشورہ کریں یا بذریعہ ڈاک علاج و مشورہ کر سکتے ہیں

اولاد سے محرومی ○ اولاد نرینہ کی خواہش ○ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا ○ اٹھرا ○ لیکوریا ○ ایام کی بے قاعدگی ○ بچوں کا سوکھا ○ گرمی ○ گیس ○ شوگر وغیرہ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

ہیڈ آفس: پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
سب آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون: 218534-219065

PP 548179
PP 510564

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۲۴۔ نومبر۔ ہلکی سردی کا سلسلہ جاری ہے ربوہ کا درجہ حرارت : ۲۴ درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم پاکستان بے نظیر بھٹو نے ملکی سلامتی اور جمہوری اداروں کے استحکام جیسے معاملات پر بات چیت کے لئے اپوزیشن لیڈر میاں محمد نواز شریف کو مذاکرات کی دعوت دی ہے۔ انہوں نے ایک خط کے ذریعے انہیں کسی مناسب دن دوپہر یا شام کے کھانے پر مدعو کیا ہے تا کہ ان اہم معاملات پر گفتگو کی جا سکے۔ انہوں نے اس خط میں لکھا ہے کہ جمہوری اداروں کو چلانے اور جمہوریت کو استحکام بخشنے اور قومی معاملات پر مشترکہ موقف کے لئے مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے ضمنی انتخابات سے قبل لاہور کی تمام کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق دینے کے لئے ۲۵ کروڑ روپے کی گرانٹ دینے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے لاہور کی تمام ۳۰۸ کچی آبادیوں کے مکینوں کو مفت مالکانہ حقوق دینے کا اعلان کیا ہے اور کہا ہے کہ اس مد میں اٹھنے والے تقریباً ۲۰ کروڑ روپے کے اخراجات پنجاب حکومت خود برداشت کرے گی۔

○ صدر مملکت فاروق لغاری نے سرحد اسمبلی اور کابینہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ان کا تعلق کسی سیاسی جماعت سے نہیں وہ پورے ملک کے صدر ہیں انہوں نے کہا کہ صدر کو اسمبلی توڑنے کا اختیار نہیں ہونا چاہئے۔ آٹھویں ترمیم جتنی جلدی ختم کر دی جائے بہتر ہو گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ میری اولین ترجیح ملک کو سیاسی استحکام کی راہ پر ڈالنا ہے۔ میں صدر مملکت ہونے کی حیثیت سے آئین پر سختی سے کاربند رہوں گا۔

○ وفاقی حکومت کے ترجمان نے بتایا ہے کہ حکومت قومی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایٹمی مسئلہ پر پالیسی بیان دے گی۔

○ پاکستان نے عالمی بنک کی شرائط تسلیم کر لی ہیں جس کے نتیجہ میں عالمی بنک کی طرف سے پاکستان کی امداد آئندہ ماہ جاری ہو جائے گی۔

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میری حکومت آزاد کشمیر کے معاملات میں مداخلت کی قائل نہیں۔ اس لئے امور کشمیر کی وزارت پیپلز پارٹی کے رکن کو نہیں دی۔ انہوں نے بتایا کہ کشمیر کے سلسلے میں بھارت پر بین الاقوامی دباؤ ڈالنے کے لئے چالیس وفود بیرون ملک بھیج رہے ہیں۔ اور ان وفود میں کشمیریوں کو بھی شامل کیا جائے گا۔

○ خوراک زراعت اور صنعت کے صوبائی وزیر مخدوم الطاف احمد نے کہا ہے کہ حکومت اقلیتیوں کے مسائل حل کرنے میں گہری دلچسپی رکھتی ہے۔ اور انہیں ترجیحی بنیادوں پر حل کرے گی۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس خلیل احمد نے کہا ہے کہ پولیس لوگوں کے ساتھ جانوروں جیسا سلوک کرتی ہے۔ اس کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک ہونا چاہئے۔

○ وفاقی وزیر شیر افگن نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم ناگزیر ہے اس مسئلے پر حکومت میں کوئی اختلاف نہیں انہوں نے کہا کہ توانائی کی ضروریات پورا کرنے کے لئے اس منصوبے کا سہارا لینا پڑے گا۔

○ ورلڈ اوپن سکوائش چیمپئن شپ کے فائنل میں جان شیر خان نے اپنے ہم وطن جہانگیر خان کو ہرا دیا۔ اس طرح اپنے عالمی چیمپئن کا اعزاز برقرار رکھا۔

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے ترقی برائے خواتین ڈویژن کو ہدایت کی ہے کہ وہ فی الفور ویمن کمیشن تشکیل دے جو خواتین کی ترقی کا پروگرام تیار کرے اسکے علاوہ یہ کمیشن ملکی خواتین کے مسائل کا حل پیش کرے۔ انہوں نے حکم دیا کہ پیشہ ورانہ تربیت کے لئے ویمن ڈویلپمنٹ سنٹر کھولے جائیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہم خواتین کو ہائی کورٹ کی سطح تک جج مقرر کریں گے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ ایٹمی مسئلہ ایک حساس مسئلہ ہے لہٰذا اس پر بات چیت بند کمرے میں ہی ہونی چاہئے۔

○ عالمی بینک کے مطالبے پر پنجاب، سندھ اور سرحد کی حکومتوں نے ملازمتوں پر پابندی ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اس سلسلے میں عالمی بینک کو تحریری طور پر یقین دہانی بھی کروا دی گئی ہے۔

○ بھارتی اخبار سٹیٹس مین نے بھارتی وزیر داخلہ ایس۔ پی۔ چوہان کے حوالے سے بتایا کہ بھارتی حکومت نے مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں بھارت کی سیاسی پارٹیوں کی کانفرنس بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں کل جماعتی حریت کانفرنس نے اس عزم کا اعادہ کیا ہے کہ درگاہ حضرت بل فوراً خالی کر دی جائے ورنہ جمعہ کو مارچ کیا جائے گا کانفرنس نے درگاہ حضرت بل سے بھارتی فوج کو ہٹانے کا الٹی میٹم دے دیا ہے۔

○ میر مرتضیٰ بھٹو کی اہلیہ غنویٰ بھٹو اپنے بچوں کے ہمراہ ۱۶۔ دسمبر کو دمشق سے کراچی پہنچ جائیں گی۔

اب کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں
آپ کے اپنے شہر میں معیار میں اوّل
زلفی کلاسیک
سردیوں کیلئے نئی ورائٹی کے ساتھ
• بچگانہ و مردانہ سویٹر لوکل اور امپورٹڈ ورائٹی دستیاب ہے
ہر قسم کی ورائٹی جو آپ چاہیں • بچگانہ اور مردانہ جدید ملبوسات کا مرکز۔
زلفی کلاسیک ۸۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ
ڈش انٹینا سائز 12 فٹ
WAZ-SATELLITE SYSTEM
معیاری گارنٹی شدہ ریسیور اعلیٰ کوالٹی۔ تصویر۔ آواز بالکل صاف۔ ہر لحاظ سے ذمہ داری
فون: (0437) 2644 3024 3068
رابطہ کیلئے: میاں حفیظ احمد احمدیہ منزل وزیرآباد کارخانہ حاجی پورہ
راولپنڈی: میاں سعید احمد 051/429771 کوکا کولا ایجنسی

صاحب اولاد
اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

DWARFISHNESS COURSE	120	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	35	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	25	مٹی چھوڑ کورس
BABY GPOWTH COURSE	40	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	60	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	12	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	20	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606

کوئی اور نہیں صرف
الفردوس کلاتھ ہاؤس
اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں معیاری اور سستا کپڑا پیش کرتے ہیں۔ موسم سرما کی ورائٹی کی سیل جاری ہے۔ قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
الفردوس کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ

زمین برائے فروخت
ربوہ کے نواح میں نزد برج بابل ۲۱ کنال زمین برائے فروخت سکنی اور زرعی مقاصد کے لئے مناسب ہے۔
رابطہ: طارق محمود مکان ۱۲ نزد آئس فیکٹری فیکٹری ایریا ربوہ

پتہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ
فون ۲۱۱۴۳۴ ۲۱۲۴۳۴

بے اولاد مرد اور عورتوں کا کامیاب علاج
بیرون جات کے مریض اپنے تفصیلی حالات لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں یا سوالنامہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر طلب کریں